البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المؤمنون

(۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؕ﴿۵۱﴾
وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾

(اِن پیغمبروں سے ہم نے یہی کہا کہ) اے پیغمبرو، (تم اِن لوگوں کے توہمات کی پروا نہ کرو[۱۸۲] اور) پاکیزہ چیزیں (بغیر کسی تردد کے) کھاؤ اور اچھا عمل کرو۔ میں جانتا ہوں جو کچھ تم کرتے ہو[۱۸۳]۔ یہ تمھاری امت ہے، ایک ہی امت[۱۸۴] اور میں تمھارا پروردگار ہوں، سو مجھ سے ڈرتے رہو۔ ۵۱-۵۲

۱۸۲۔ یعنی اُن مشرکانہ توہمات کی جن کے تحت اِنھوں نے بعض طیبات کو بھی حرام ٹھیرا لیا ہے۔

۱۸۳۔ یعنی نیک یا بد جو کچھ بھی کرتے ہو، اُس کو جانتا ہوں، اِس لیے نیکی کا صلہ بھی دوں گا اور برائی کا ارتکاب کرنے والوں کو اُس کی سزا بھی لازماً ملے گی۔

۱۸۴۔ مطلب یہ ہے کہ دین کے نام پر الگ الگ امتیں لوگوں نے قائم کر رکھی ہیں۔ خدا نے جو دین تمھیں دیا ہے، وہ ایک ہی ہے، لہٰذا امت بھی اصلاً ایک ہی ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ
فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ۙ
نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

پھر لوگوں نے (اُن کے بعد) اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔ اب ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے، وہ اُسی میں مگن ہے۔ سو اِنھیں کچھ دن اِن کی اِس سرمستی میں رہنے دو۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو مال اور بیٹے اِن کو دیے جا رہے ہیں تو گویا اِن کو بھلائیاں پہنچانے میں سرگرم ہیں؟ نہیں، بلکہ اِن کو حقیقت کا شعور نہیں ہے[185]۔ ۵۳-۵۶

البتہ، جو اپنے پروردگار کی ہیبت سے ڈرے رہتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کی آیتوں پر

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

''قرآن اِس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ دنیا میں خدا کے جو نبی اور رسول آئے، وہ الگ الگ دینوں کی دعوت لے کر آئے اور اُنھوں نے الگ الگ امتوں کی بنا ڈالی، بلکہ اُس کا دعویٰ یہ ہے کہ ہر نبی نے ایک ہی امت ——— امت مسلمہ ——— کے قائم کرنے کی جدوجہد کی۔ جب قوموں نے اِس دین میں بگاڑ پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اِس بگاڑ کی اصلاح کے لیے دوسرے نبی اور رسول بھیجے۔ اِن نبیوں اور رسولوں نے اصل دین سے الگ کوئی چیز نہیں پیش کی، بلکہ صرف اصل دین کو قائم کرنے پر اپنا سارا زور صرف کیا اور اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت مقتضی ہوئی تو اُنھوں نے اِسی دین کے مزید مقتضیات نمایاں کیے۔ قرآن اِسی مبارک سلسلے کی آخری کڑی ہے۔ اُس نے اصل دین کو، جس کی دعوت آدم و نوح سے لے کر حضرت مسیح تک ہر نبی نے دی، بالکل نکھار کر، اُس کی اصلی صورت میں پیش کر دیا ہے۔'' (تدبر قرآن ۵/ ۳۲۶)

۱۸۵۔ یہ لوگوں کو اُن کی بلادت پر تنبیہ کی ہے کہ وہ اپنی رفاہیت، خوش حالی اور مال و اولاد کی ترقی سے یہ سمجھتے ہیں کہ خدا اُنھی پر مہربان ہے اور یہ اُن کی کامیابی کی دلیل ہے۔ فرمایا کہ یہ اُن کی غلط فہمی ہے۔ وہ سمجھ نہیں رہے ہیں کہ یہ خدا کا استدراج ہے جو اُنھیں ہلاکت کے کھڈ میں گرا دے گا اور وہ اُس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پا سکیں گے۔

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا
وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ
وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ
بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا
عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

ایمان رکھتے ہیں اور جو کسی کو اپنے پروردگار کا شریک نہیں ٹھیراتے اور جو اُس کی راہ میں دیتے ہیں تو جو کچھ دیتے ہیں، اِس طرح دیتے ہیں کہ اُن کے دل (اِس خیال سے) کانپتے ہیں کہ اُنھیں اپنے پروردگار کی طرف پلٹنا ہے، وہی ہیں جو بھلائیوں کی راہ میں سبقت کر رہے ہیں اور وہ اُن کو پا کر رہیں گے ــــــ حقیقت یہ ہے کہ ہم کسی پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے[186] اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو بالکل ٹھیک بتا دے گی (کہ وہ دنیا میں کیا عمل کرتے رہے) اور اُن کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہو گی۔ ۵۷-۶۲

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

نہیں، (یہ منکرین اِس کو نہیں سمجھتے)، بلکہ اِن کے دل اِس سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور (یہی نہیں)، اِن کے مشاغل اِس کے سوا ہیں، یہ اُنھی میں پڑے رہیں گے، یہاں تک کہ جب اِن کے خوش حالوں کو ہم عذاب میں پکڑ لیں گے تو یہ فریاد کرنے لگیں گے[187] ــــــ

۱۸۶۔ یعنی اپنے بندوں سے جن صفات کا حامل بن کر جینے کا تقاضا کرتے ہیں، وہ اُن کی مقدرت سے باہر نہیں ہوتیں۔ ہم نے ہر انسان کو اِس کی طاقت دے کر پیدا کیا ہے کہ امتحان کی دنیا میں وہ اِن صفات کا حامل بن کر زندگی بسر کر سکے اور اِس کے نتیجے میں اپنے استحقاق کی بنیاد پر خدا کی ابدی جنت کا وارث بنے۔

۱۸۷۔ اِس لیے کہ عذاب اصلاً اُن مترفین ہی کے لیے آتا ہے جو اپنی دولت اور اقتدار کے غرور میں پیغمبر کی تکذیب کرتے ہیں، لیکن اِس کی لپیٹ میں وہ لوگ بھی لازماً آ جاتے ہیں جو اُن کے اثر و رسوخ کی وجہ سے

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ قف اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ لا مُسْتَكْبِرِيْنَ ق بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

اب آہ وفریاد نہ کرو، ہماری طرف سے اب تمھاری کوئی مدد نہ ہو گی۔ میری آیتیں تمھیں سنائی جاتی تھیں تو تم پیغمبر کا مذاق اڑاتے ہوئے اُس سے تکبر کر کے[۱۸۸] الٹے پاؤں بھاگتے تھے، گویا کسی قصہ گو کو چھوڑ رہے ہو[۱۸۹]۔ ۶۳-۶۷

آخر وقت تک اُنھی کے ساتھ شامل رہتے ہیں۔

۱۸۸۔ اصل میں 'مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ' کے الفاظ آئے ہیں۔ اِن میں ضمیر کا مرجع پیغمبر ہے جس کی تلاوت آیات پیچھے مذکور ہے اور 'ب' اِس بات کا قرینہ ہے کہ اِس میں استہزا کا مفہوم بھی شامل ہو گیا ہے۔ پیغمبر کے مقابلے میں یہی استہزا اور تکبر ہے جس کے عواقب پوری سورہ میں زیر بحث ہیں۔ اِس لیے یہ مرجع فحوائے کلام سے صاف متبادر ہے۔

۱۸۹۔ اصل میں 'سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ' کے الفاظ آئے ہیں۔ اِن میں 'سٰمِرًا' ہمارے نزدیک 'تَهْجُرُوْنَ' کا مفعول ہے جو مقدم ہو گیا ہے۔ یعنی ایک ایسے شخص کو چھوڑ رہے ہو جس کی بات کسی توجہ کے لائق نہیں ہے۔ چنانچہ کئی جگہ مذکور ہے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ کچھ نہیں، یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں: 'اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ'۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org